سزائے موت ختم کرنے کی آڑ میں توہینِ رسالتؐ قانون ختم کرنے کا منصوبہ ہے۔ دینی رہنما

توہینِ رسالت سمیت جن جرائم کی قرآن وسنت نے سزائے موت رکھی اسے ختم کرنے کا اختیار صدر یا وزیر اعظم یا پارلیمنٹ کو نہیں سزائے موت کو بحال کیا جائے۔ دینی رہنماؤں کا مطالبہ

قاتل کو ورثاء ہی معاف کر سکتے ہیں، وزیر اعظم ظالموں، ڈاکوؤں، قاتلوں کی سزا ختم کر کے پاکستان کو یورپ کے رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں، تمام مکاتب فکر کے علماء کا مشترکہ بیان

لاہور (خصوصی رپورٹ) قرآن وسنت میں جن جرائم کی سزا موت رکھی گئی ہے اسے ختم کرنے کا اختیار کسی کو حاصل نہیں ہے۔ کوئی وزیر اعظم، کوئی صدر، کوئی پارلیمنٹ ایسا کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ قاتل کو معاف کرنے کا حق صرف ورثاء کو حاصل ہے۔ سزائے موت کے خاتمے کی آڑ میں توہینِ رسالتؐ کے قانون کو جس کی سزا آئین کی دفعہ 295-C کے تحت موت ہے۔ ختم کرنے کا منصوبہ ہے جو مغرب کی دیرینہ خواہش اور مطالبہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد، مولانا انعام اللہ خان صدر اتحاد مدارس پاکستان، مفتی منیب الرحمٰن صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، قاری محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور، سیکرٹری جنرل اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان، مولانا نعیم الرحمٰن ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان اور اسد اللہ بھٹو امیر جماعت اسلامی سندھ کے علاوہ دیگر کئی معززین علمائے کرام نے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں قتل عمد کی سزا قتل رکھی ہے اور اس کی معافی کا اختیار حاکم اور عدالت کو نہیں بلکہ مقتول کے ورثاء کو دیا ہے، ڈاکے کی سزا موت ہے اور شادی شدہ زانی اور توہینِ رسالتؐ کے مرتکب مرتد کی سزا بھی موت ہے۔ ان سزاؤں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا، وزیر اعظم فوری طور پر سزائے موت کے خاتمے کی صدر کو بھیجی گئی ایڈوائس واپس لیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ ایک طرف کفار بے گناہ مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں باجوڑ، وزیرستان، فاٹا، لال مسجد، افغانستان، کشمیر، فلسطین اور عراق میں خون کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں ان کے خلاف حکمرانوں کو زبان کھولنے کی سکت نہیں ہے دوسری طرف مغرب کی ہم نوائی میں ظالموں، قاتلوں، ڈاکوؤں، انسانوں کی عزت کو پامال کرنے والوں سے اتنی ہمدردی ہے کہ انہیں ایسے ظالموں کی شرعی سزاؤں کو ختم کرنے کی نہ صرف فکر ہے بلکہ اس کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ ایسا صرف اس لئے کیا جا رہا ہے کہ یہ مغرب کا دین ہے اور اس سے مغرب راضی ہوتا ہے۔